رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۹

سالانہ قیمت ہے (تین روپیہ [illegible])

نور افشاں

پروفیسر [illegible] صاحب ایم اے / پادری [illegible] صاحب / [illegible] سے کلارک صاحب [illegible] لاہور / مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے اور مضامین و اشتہارات [illegible] بنام ایڈیٹر [illegible] فورمین کالج [illegible]

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

نمبر ۱۳	ہفتہ وار ہر روز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۴ - اپریل [illegible]	جلد ۵۱

رباعیات

(از [illegible])

[illegible]

انجمن اسلامیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

گذشتہ سے پیوستہ

[illegible]

علم نہیں۔ اُن کی زندگی کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کے پاک روح سے معمور ہیں۔ خدا کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اور خدا اُن کی معجزانہ طور پر معاونت و پاسبانی کرتا ہے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ خدا قرآن کی حفاظت کرتا ہے اور دیگر کتب چونکہ منسوخ ہیں اس لئے باوجود منجانب اللہ ہونے کے خدا اُن کا نگران و نگہبان نہیں اور وہ محرف و مبدل ہو گئیں۔ یہ نرا دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ اور اگر یہ ثبوت کو بھی پہنچ جائے تو قرآن کے لئے جو کتب سابق کا مصدق ہو نہایت مہلک اور اسے پایۂ اعتبار سے گرا دینے والا ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ توریت و انجیل کی نسبت اگر قرآن کی تصدیق راست ہے تو بھی یہ ناقابل اعتماد کیونکہ اس کی تعلیم ان کتب کے خلاف ہے جن کی تصدیق کا یہ مدعی ہے۔ لیکن اگر انجیل کو مفتی صاحب غلط قرار دیں تو پھر بھی قرآن کو کاذب ٹھہراتے ہیں۔ جو غیر صحیح اور محرف کتاب کی تصدیق کرتا ہے مسلمانوں کے مقابل میں عیسائیوں نے تحریف قرآن کا دعوےٰ کیا۔ لیکن ان دو دعاوی میں ایک بین فرق ہے عیسائی جب کہتے ہیں کہ موجودہ قرآن کا نسخہ وہ اصل قرآن نہیں جو حضرت محمد صاحب پر نازل ہوا اور یہ محرف ہے۔ تو وہ تاریخ تحریف بتاتے ہیں۔ تحریف کرنے والوں کا پتہ دیتے ہیں۔ سلف کے مختلف گم گشتہ نسخوں کا باہمی اختلاف بتاتے ہیں اور قرآن میں غیر قرآن کا داخل پا دکھاتے اور ثابت کرتے ہیں۔ وہ حصص جو قرآن سے گم ہیں اُن کا نشان دیتے ہیں پھر اُس کمیٹی کا پتہ بتاتے ہیں جس نے اس پر نظر ثانی کی اور اُس کے شرکا کے اسما اور ان کی آرا پیش کرتے ہیں۔ بخلاف اس کے مسلمان بے تکی ہانک دیتے ہیں اور اس صدی سے پیشتر تیرہ سو سال جس کی تصدیق کرتے آئے اُس کی تصدیق کر کے اپنا ایمان خراب کرتے ہیں اور اس الزام کی بنیاد بھی اُن آیات پر ہے جو عیسائیوں نے بکمال تحقیق و تدقیق اور قدیم نسخہ جات سے مقابلہ کے بعد الحاقی ثابت کر کے نکال دیں اور مسلمانوں کو بتایا کہ ہم نے یہ آیات نکال دی ہیں جن کا کوئی اعتقاد سے تعلق نہیں اور جو اس نیک نیتی کی بڑی دلیل ہے کہ ہم نے باقی آیات کے شمار میں کمی بیشی نہیں کی اور جب سابق اُن کے وہی نمبر بدستور قائم ہیں۔ مگر تم اس بات کو انجیل کی تحریف میں بطور ثبوت پیش کرتا۔ اب اگر ان چند آیات کو خارج از بحث کر دیا جائے جو رومن کیتھولک کے ہاں صحیح مانی جاتی ہیں تو پھر انجیل میں تحریف ثابت کرنے کے لئے کون سے ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اسے کاش کہ وہ کسی ذاتی تحقیق پر ناز کرتے اور کم از کم تحریف کا ایسا ہی ثبوت بہم پہنچا سکتے جو قرآن کی نسبت عیسائی مصنفوں نے فراہم کیا پھر یہ کونسی دلیل اسلام کی صداقت پر ہو سکتی ہے کہ بلا سے غیر مسلم قرآن کو محرف و مبدل کہا کریں اور ثابت بھی کر دیں۔ ہم اپنے زعم میں اسے محفوظ و مصئون اور صحیح و سالم کہتے رہیں گے اور دیگر کتب سماوی منزل من اللہ کو محض گمان کی بنا پر محرف کہہ کر ہی خوش ہو لیں گے۔ اگر ان کا دعویٰ کسی حقیقت پر مبنی ہے تو بتائیں کہ کون سی آیات محرف ہیں۔ کون سی بڑھائی اور کون سی گھٹائی گئیں۔ کس نے تبدیلی کی کس زمانے میں اور کس غرض سے کی۔ حضرت محمد صاحب کی دوران حیات میں یا اُس کے قبل یا بعد اور پھر بتائیں کہ رومن کیتھولک کے موجودہ نسخہ کو کیا وہ غیر محرف اور صحیح مانتے ہیں اگر نہیں تو کیوں؟

اس کے بعد مفتی صاحب نے اپنی خوابوں اور کشف و الہامات کا ذکر کیا۔ میرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے ظہور سے پیشتر الہام ایک نادر۔ اہم اور قابل رقعت شے تھا۔ لیکن اب وہ اپنی امت میں اس کا ایسا وسیع دروازہ کھول گئے ہیں کہ ہمیں یہ عام سی بات معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ہم مفتی صاحب کے الہامات کی نسبت اس سے زیادہ لکھنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ہم انہیں شک کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

آخر میں ہم افسوس کرتے ہیں کہ وہ تمام امور جن میں اسلام و مسیحیت کا موازنہ مفتی صاحب نے کیا نہایت ادنےٰ اور غیر ضروری ہیں۔ اخلاقی تعلیم جو مذہب کی جان ہے اُسے نظر انداز کر دیا۔ ہم توقع رکھتے تھے کہ وہ عقائد اسلام کی معقولیت بیان کریں گے۔ مگر یہ ایک سخت پتھر ہے جو نہ مفتی صاحب نے اٹھایا اور نہ کبھی اٹھا سکیں گے۔

خواجہ غلام احمد

گناہ

گذشتہ سے پیوستہ

انسان میں گناہ کے آنے کے تین اسباب بتائے گئے ہیں۔ اول خواہشات نفسانی۔ دوم فعل مختاری۔ سوم خارجی تحریک۔ خواہشات نفسانی بذات خود گناہ نہیں نہ فعل مختاری بذات خود گناہ ہے لیکن جب یہ خواہشات نفسانی اپنی مرضی اور اختیار سے خدا کی شرع اور مرضی کے خلاف پوری کی جاتی ہیں اور اُن کے ایسے پورا کئے جانے پر اصرار کیا جاتا ہے تو اس سے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھنچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنتی ہے





نور افشاں

مطبوعہ ۴ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء

لاہور میں مسیحی لیکچر شروع ہیں

شکر کا مقام ہے کہ ہمارے لاہوری مسیحی ایک عرصہ کی خاموشی اور سکوت کے بعد مسیحیت کی بشارت کے میدان میں نکلے ہیں۔ سب سے بڑھ کر شکر کا مقام ہے کہ انہوں نے لاہور میں ہر سال مسیحی لیکچروں کا سلسلہ جاری رکھنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ ان کی طرف سے انشاء اللہ اب یہ سلسلہ ہمیشہ تک جاری رہیگا۔ ہمارے خیال میں لاہوری مسیحیوں کی تقلید ہندوستان کی تمام مسیحی جماعتوں کو کرنا چاہئے۔ ایسا انتظام ہر ایک ضلع اور صوبہ کی مسیحی جماعتوں کو تجویز کرنا چاہئے کہ جنکے موافق کم از کم سال میں ہندو مسلم بھائیوں کو مسیحیت کی صداقت کی بشارت دی جا سکے۔

افسوس کا مقام ہے کہ کسی نہ کسی وجہ سے مسیحی جماعتیں بلکہ مشنری صاحبان تک ہندو مسلم بھائیوں کی دینی ضرورت و مرافقت کے سوال کو پس پشت ڈال کر ان کی طرف سے بالکل بے فکر ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے انجیل سنانا بند ہو گئی ہے۔ ان کے لئے مسیحی سناد تیار کرنے کا فکر چھوڑ دیا گیا ہے۔ ہماری تمام توجہ ہند کے غریبوں کی طرف ہو گئی ہے۔ اگرچہ یہ کام نہایت مبارک و ضروری ہے کہ ہم ہند کے غریبوں کو اٹھانے کا بیڑا اٹھائیں مگر ہندو مسلم بھائیوں کو انجیل کی بشارت دینے کا کام بھی کم ضروری نہیں ہے۔ اس کام کو انجام دینے کے لئے ہر ایک ضلع کے مشنری صاحبان اور مسیحی جماعتیں کم از کم سال میں ایک دفعہ مسیحی لیکچروں کا آسانی سے انتظام کر سکتی ہیں۔

یہ بات بھی شکر گذاری کے لائق ہے کہ ہند کے مسیحیوں میں ایسے اصحاب پیدا ہو گئے ہیں اور پیدا ہو سکتے ہیں جو تعلیم یافتہ ہندو مسلم بھائیوں کے روبرو کھڑے ہو کر انجیل کا پیغام دے سکیں۔ اگر ان کی کمی ہو تو مشنری صاحبان اور مسیحیوں کو ملکر اس کمی کو پورا کرنا چاہئے۔۔۔ ایسے اصحابوں کی کمی ہماری کمزوری و ضعیفی کا صاف ثبوت ہے۔ کیا ہمارے مسیحی اور مشنری ڈھنگ سے پورا کرنے کی کوشش نہ فرمائینگے۔

مورخہ ۱۳ مارچ کی شام کے ۶ بجے سے لاہور میں بائبل کے کلام اللہ ہونے پر ہمارے معزز و مشہور خطیب پادری سلطان محمد پال صاحب نے خطبہ سنایا۔ افسوس کہ بعض مقامی مشکلات کی وجہ سے سامعین کی حاضری کافی نہ تھی تو بھی سامعین اس قدر حاضر تھے کہ ہمارے خطیب صاحب اپنے قیمتی خیالات خوشی سے بہ سامعین کر سکتے تھے۔ ایک گھنٹہ کامل آپ نے مضمون مقررہ پر نہایت خوبی سے کلام کیا۔ جسے سنا کر ہندو مسلم و مسیحی اصحاب سے خراج تحسین حاصل کیا۔ پھر ایک گھنٹہ کامل سامعین کے سوال و جواب میں خرچ کیا جو مسئلہ الہام بائبل پر ہوتے رہے تھے آپ کی تقریر اور آپ کے جوابات سے حاضرین کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔ ہمیں قوی امید ہے کہ لاہوری لیکچروں کے وسیلے سے لاہور کی ہندو مسلم و مسیحی آبادی کو ضرور فائدہ حاصل ہوگا ہمارے ہندو مسلم و مسیحی بھائی مسیحیت کی صداقت کے اظہار سے ضرور خوش ہونگے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اپنے خادموں کو کلام کی حکمت اور روح اور سامعین کو مسیحی صداقت کی سمجھ کی روح سے معمور کرے۔ آمین۔

ہم اس نمبر میں چودھری غلام حمید صاحب کے مضمون کا باقی حصہ جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہے۔ درج کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی مسٹر مولے خاں اور مسٹر بھگوانداس صاحب کے دلچسپ مضامین ناظرین نور افشاں کی ضیافت طبع کے لئے درج اخبار کرتے ہیں۔ قوی امید ہے کہ ہمارے ناظرین ان کو پڑھ کر نہایت خوش ہونگے

آخر میں ہم ناظرین کرام کو اطلاع دیتے ہیں کہ جناب مولانا مولوی نصیر الدین کرناوی بفضل خدا راضی خوشی ہیں۔ انہوں نے اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اپنی صحت و تندرستی کے شاہد ہمارے پاس بھیج دیئے ہیں۔ انشاء اللہ آنے والے نمبروں میں آپ سے ہر دو صاحبان کلام کرینگے۔

نیک نمونہ اور اچھی نظیر

گذشتہ سے پیوستہ

کرۂ باد ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں بشر کے الفاظ محفوظ رکھے ہیں۔ وہ کل وعدے جو ایفا نہ ہوئے۔ وہ تمام ہتک آمیز اور سخت الفاظ جو زبان سے نکالے گئے وہ تمام صدائیں جو دی گئیں سب اس میں موجود ہیں۔ "مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ"۔

اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیشہ دوسروں کے سامنے نیک نمونہ پیش کرو۔ اور وہی خیالات تمہارے دل میں جگہ پکڑیں جس سے دوسروں کو استفادہ حاصل ہو۔ تمہاری زبان سے ایسے الفاظ نکلیں جو دوسروں کے لئے چراغ ہدایت ہوں ہمیشہ ایسے کام کرو جسے لوگ دیکھ کر نصیحت حاصل کریں انسان خواہ کتنا ہی مفلس و قلاش کیوں نہ ہو

اپنے ہم جنسوں میں خواہ کتنا ہی گدا بے نوا اور ذلیل کیوں نہ ہو۔ مگر اس تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنی قوم اور ملک کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ روشنی خواہ فلک الافلاک پر ہو یا تحت الثریٰ میں اس کی شعاع ضرور چمکیگی۔ انسان خواہ فخر الدنیا بلکہ تمام عالم میں معروف ہو جائے۔ خواہ کسی گوشہ میں پڑا رہے۔ اس کی راست کرداری اور نیک چلنی کا اثر بنی نوع انسان پر ضرور ہوتا ہے ؎

شاخ گل ہر جا کہ می روید گل است
خم مل ہر جا کہ می جوشد مل است

زندگی احسن طور پر نیک کاموں میں بسر کرنا نہ صرف پسماندگان کے لئے بلکہ تمام عالم کے لئے ایک بیش بہا میراث چھوڑنا ہے۔ وہ واقعی خوش نصیب لوگ ہیں جو انگلستان کے نامور جارج شاعر پوپ کی طرح فخر یہ کہہ سکیں کہ:۔

"میرے والدین نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جبکہ یاد سے میرا سر ندامت سے جھک جائے اور الحمدللہ کہ مجھ سے بھی کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا کہ ان کی آنکھوں میں اشکبار ہوں"۔

مسٹر جان پونڈ انگلستان کا ایک غریب اور ادنےٰ کفش دوز تھا۔ اس کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوئی کہ غرباء کے مدارس جاری کئے جائیں۔ چنانچہ بہت مدت اس کو خیال رہا۔ اس نے اسکول جاری کر ہی دیا جس سے صدہا غریب بچوں کو استفادہ حاصل ہوا۔ لیکن اگر حضرت واعظ کے کرشمہ تقریر کی طلاقت لسانی ہیچ و پوچ اور عقلی گورکھ دھندا ہی ہو تو آج ڈاکٹر گتھری کے الفاظ جو انہوں نے مسٹر جان پونڈ اور اس کے اسکول کے متعلق تلفیظ کئے ہیں ہم ہرگز نہ سنتے۔ ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں۔

"جان پونڈ باشندہ پورٹسمتھ کوچس کا بیٹا کفش دوز تھا۔ غرباء کی حالت زار پر رحم آیا۔ کسی امیر یا امیر زادہ نے ان غرباء کی طرف اپنی توجہ مبذول نہ کی۔ مگر اس موچی بیچارے نے تن تنہا اپنی کوشش و سعی سے غرباء کے بچوں کے لئے ایک مدرسہ جاری کر دیا۔ یہ فرشتہ خصلت انسان ہمیشہ بچوں کے فراہم کرنے کی فکر میں رہتا اور انہیں مفت جوتے اور کھانا دیکر پڑھاتا اور پڑھواتا۔ بلاشبہ یہ شخص انگریزی قوم کا چشم و چراغ تھا جس پر اہل انگلستان کو آج تک بجا فخر اور ناز ہے۔ مشاہیر عالم کے لئے جتنی سربفلک عمارات بطور یادگار بنائی جاتی ہیں ان سب سے بلند ترین عمارت اس کفش دوز کے لئے بنانا ضروری اور لازمی ہے۔ اور مجھے یقین واثق بلکہ ایمان ہے کہ جس دن عزت حق داروں کو دیگی اور مستحق کے قدموں پر داد دی جائیگی اس دن مشاہیر عالم کے انبوہ کثیر میں سے جن کی تعریف میں شعرائے وقت اور مورخین رطب اللسان رہے ہیں اور جن کی تعریف کے صفحات تاریخ سیاہ ہیں ان میں سے اس غریب موچی کو صف چیرتے ہوئے اس کا مکان کی سب سے بڑی ہستی کے پاس لیجایا جائیگا۔ جس نے فرمایا ہے کہ جس نے میری ایک ادنیٰ مخلوق پر بھی کچھ احسان کیا ہے اس نے گویا مجھ پر احسان کیا ہے۔ اور اس وقت وہ شہنشاہ دو جہاں اپنے پاک اور متبرک ہاتھوں سے عزت اور فخر کا تاج اس کے سر پر رکھیگا"۔

پند و نصائح سے جو نیک اور سعید مادہ تیار ہوتا ہے بری صحبت اس کو برباد و فنا کر دیتی ہے۔ غیر ممکن ہے کہ کسی پر صحبت کا اثر نہ ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ طفولیت میں بچوں کو بری صحبت سے بچایا جائے۔ کیونکہ ؎

بری صحبتیں زہر قاتل ہیں صاف
بجز ان میں نہیں کچھ سوائے برائی

کسی صاحب کا قول ہے کہ "تنہائی بری صحبت سے کہیں افضل ہے"۔ اور اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں اس لئے مناسب ہے کہ انسان ایسے اشخاص کی صحبت اختیار کرے جو اس سے اچھے ہوں یا اگر اچھے نہ ہوں تو برابر کے تو ضرور ہوں۔ انگریزی کا مشہور مقولہ ہے کہ A Man is Known by the Company he Keeps اگر کسی شخص کا چال چلن دریافت کرنا مقصود ہو تو اس کی صحبت کے آدمیوں کے چال چلن پر قیاس کرو جو جیسا ہوتا ہے اس کے یار غار بھی ویسے ہوتے ہیں ؎

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

سر پیٹر لیسلی جو اپنے وقت کا نامور مصور تھا اور جس نے شاہ جیمس انگلستان کے لئے کثرت سے تصویریں کھینچی تھیں۔ لکھتا ہے:۔

"میں حتی الامکان بری تصویروں پر نظر نہیں ڈالتا کیونکہ خراب تصویریں دیکھنے سے میرا قلم بری ہی تصویریں کھینچنے کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی طرح بری صحبت کا اثر بجلی کی سی سرعت کے ساتھ ہوتا ہے کہ خبر تک نہیں ہوتی"۔

اچھی صحبتیں بہت جلدی اثر کرتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ انسان بعض اوقات میں سے جو گزرے اور بہادروں کی بابت پڑھنے سے ... اچھی صحبت حیرالعقول تغیرات پیدا کرتی ہیں۔ اچھی صحبت خیالات عالی اور حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ مولوی بہادری کے کام دیکھ کر ڈرپوک اور بزدل انسان کی رگوں میں بھی شجاعت کا خون جوش مارنے





لگتا ہے۔ جوانمردی کی حکایات سنکر مردانگی کی روح پیدا ہوتی ہے اور دل میں عجیب ولولے پیدا ہوتے ہیں۔ بہادر اور شجاع زسکا اہل بوہیمیہ کو جوش اور غیرت دلانے کے لئے وصیت کر گیا کہ

"میری کھال کا طبل بنا کر میدان جنگ میں بجایا جائے؛ تا کہ اس طبل کی آواز ہی مردہ دلوں میں زندگی کی روح پیدا کر دے۔"

سکندر بیگ شاہ فارس جب مر گیا تو اس کی فوج نے اس کی فرسودہ ہڈیوں کا تعویذ اس غرض کے لئے بنایا کہ اُن کی ہمتوں میں ترقی اور دلوں میں جوش مردانگی پیدا ہو۔

یادش بخیر ڈاکٹر میلوڈر (ابا سٹر یونین جیسا مصوری) مرحوم ایک رات اپنی کوٹھی میں سو رہے تھے کہ دو بجے ایک چور کسی نہ کسی طرح اندر گھس آیا اور نقدی کے لئے سیف [handwritten] توڑنے لگا۔ ڈاکٹر صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ دبے پاؤں گئے اور چور کو پکڑ لیا کہ بھائی آؤ ہم دعا کریں۔ صبح چھ بجے تک چور کو پکڑے دعا میں مشغول رہے۔ آخر چور کو دس روپے دیئے اور رخصت کیا اور تاکید کی کہ کسی سے ہرگز نہ کہنا۔ ورنہ اگر پولیس کو معلوم ہو گیا تو پکڑے جاؤ گے۔ گو چور اس نیک انسان کے نیک نمونے سے غیر ممکن تھا کہ متاثر نہ ہوتا۔ اس کی زندگی میں انقلاب آ گیا۔ اگلے ہی سبت اصطباغ لیکر جنگلوں میں نکل گیا اور آج تک ہردوار کے پہاڑوں میں عبادت الٰہی میں مشغول ہے۔ یہ نیک نمونہ ہی تھا جس نے اثر کیا تھا۔

مشاہیر عالم کے سوانح حیات پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہمیں نیک نمونے ملتے ہیں۔ اچھی نظیریں آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہیں۔ متقدمین جس طرح اپنے غیر فانی اعمال کی بدولت حیات ہیں اسی طرح وہ اپنے تذکروں کے باعث بھی زندہ ہیں۔

سوانح حیات سے گویا ہم ان سے ملاقات کرتے ہیں نہیں بلکہ مصاحبت کرتے ہیں۔ گفتگو کرتے ہیں۔ اور وہ ہمیں نصیحت اور ہدایت کی باتیں سناتے ہیں۔ اور ہمیں اپنے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کرتے ہیں۔ سوانح حیات کے مطالعہ سے گذشتہ زمانے کے اکابرین گویا پھر ہمارے درمیان پیدا ہوتے ہیں بلکہ ہمارے جسموں میں حلول کر کے عجیب و غریب کام کرتے ہیں۔ کتب سیر جن میں مشاہیر کے سچے اور حقیقی حالات مندرج ہوں ہمارے لئے ایک بہت بڑا ہدایت نامہ ہیں۔ فیلڈ مارشل لارڈ ایلنبی فاتح بیت المقدس (یروشلم) نے ایک دن دوران گفتگو میں مجھ سے کہا کہ نپولین بوناپارٹ کی سوانح عمری پڑھ کر مجھے کامل یقین ہو گیا تھا کہ میں یروشلم ضرور فتح کر لونگا۔ جاؤ آج ہی فردوسی کا شاہنامہ پڑھ کر دیکھ لو۔ اگر تمہاری مردہ لاشوں میں خون جوانمردی جوش نہ مار اُٹھے تو کہنا۔ سر سموایل روبیلے لکھتے ہیں:

"جب میں نے چینیلوڈی گو سو زانس کے حالات پڑھے تو میرا دل قوی ہو گیا بہت جوش مارنے لگی۔ جرأت اور ترقی کی راہ میں میرے قدم بڑھنے لگیں۔ میرے ارادے مستحکم اور میری خواہشیں مضبوط ہو گئیں۔"

بنجمن فرینکلن۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا مشہور و معروف حکیم اور سیاسیات کا ماہر ایک غریب خاندان آدمی کا بیٹا تھا۔ اس پر پوتہ صاحب کی سوانح عمری نے جادو کا سا اثر کیا۔ کہ فرینکلن آخر میں جمہوریہ امریکہ انتخاب ہوا۔ شہنشاہ فرانس نے اس کی دعوت کی۔ اس کے مرنے پر سارا امریکہ رنج و غم سے دو ماہ سیاہ پوش رہا۔ مسٹر سیموایل ورڈز کہتے ہیں کہ میں فرینکلن کے سوانح حیات پڑھ کر تڑپ اٹھا اور میری زندگی کی جان گسل کشمکش میں حیات کی روح پیدا ہو گئی۔

الفری اطالیہ کا مشہور ادیب سوجادو بیان شاعر پلوٹارک کی کتاب مشاہیر یونان Parallel Lives پڑھ کر اپنے زمانے کا زبردست اہل قلم بن گیا اور فن انشاپردازی میں یکتائی روزگار تسلیم کیا گیا۔ مارٹن ... لوتھر جسکو آج دین کا مترادف کلیسا خشیت کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ صرف جان ہس کی سوانح عمری پڑھ کر اس پاک اور متبرک کام پر مستعد ہو گیا کہ یورپ کو پوپ کی سیاہ کاریوں اور ظلم و تعدی سے نجات دے کر رہیگا۔ پھر کیا وہ کامیاب نہ ہوا؟ آج تمام پروٹسٹنٹ دنیا مارٹن لوتھر کی شرمندہ احسان ہے۔ ہر حالت میں خوش و خرم۔ ہشاش بشاش رہنا ایک قابل تقلید عادت اور عمدہ خصلت ہے۔ ایسے انسان کی صحبت سے آدمی بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔ بشاش آدمی کا چہرہ ہر وقت تر و تازہ رہتا ہے اور بشرے سے ہر وقت چمک دمک ظاہر ہوتی ہے کہ اس تر و تازگی اور چمک دمک کو جو دیکھتا ہے اس کی امیدیں مضبوط اور مصائب و آلام دور ہو جاتی ہیں اور ہر کام کے لئے ہمت اور جرأت پیدا ہوتی ہے۔ مسٹر ہیوم کہتے ہیں کہ

"میں مغموم شہنشاہ پر بشاش مزدور کو ترجیح دیتا ہوں۔"

گریول نشاپ جو غلامی کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ دن بھر نہایت محنت شاقہ سے کام میں مصروف رہتے۔ مگر شام کو بلا ناغہ اپنے احباب کی منڈلی میں رقص و سرود کی محفل گرم کرتے گاتے اور پیانو بجاتے۔ ڈاکٹر ارنلڈ جو نہایت ہی محنتی اور خوش مزاج پروفیسر تھے ہمیشہ اپنے تلامذہ کو بشاش رہنے کی تلقین کرتے۔ اُن کا کامل یقین تھا کہ کام کرنا

حقیقی زندگی ہے سستی اور کاہلی انسان کی موت ہے کام ہی سے انسان کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی قوتیں عطا ہوتی ہیں اور کام ہی کے ذریعہ الوہیت کے درجہ تک پہنچکر مقرب الہی ہو سکتا ہے۔ مسٹر ہڈسن نے اسکی نصیحت پر عمل کیا اور اپنے استاد کے نقش قدم پر چلا۔ مسٹر ہڈسن نے ہندوستان آکر اپنے ایک نگر کے دوست کو یوں خط لکھا۔

"ہندوستان میں رہ کر بھی اپنے رنگ و روپ میں استاد مرحوم کی تعلیم کا اثر پاتا ہوں اور الحمد للہ میرا دل اس وقت تک اس مفید اثر سے فیضیاب ہو رہا ہے۔"

الغرض غیر ممکن ہے کہ نیک نمونہ اور اچھی تعلیم موثر ثابت نہ ہو۔ ہماری زندگی خود اسبات کی روشن دلیل ہے کہ کس نیک نمونے نے ہمیں مجبور کیا کہ خون مسیح اپنا ذریعہ نجات سمجھ کر اصطباغ کی ظاہری رسم ادا کر کے حلقہ بگوش عیسائیت ہو جائیں۔ یہ ایک دلچسپ داستان ہے۔ اگر مدیر زمانشان نے ہمیں اجازت دی۔ تو کسی وقت اس دلچسپ مرتبہ کی تفصیل چاہیں ہی ناظرین زمانشان کی خدمت میں پیش کرینگے۔

اہل مغرب نے محمدیوں کو مسلم بنا دیا

سمجھاؤں اپنے کفر کی گر رمز شیخ کو
بے اختیار بول اٹھے اسلام کچھ نہیں

مسیحیت کا ایک معجزہ

آج مسیح کو اس دنیا میں ظاہر ہوئے ۲ ہزار سال کا عرصہ گذرنے کو تھا اور اس طویل زمانہ میں اس قدر مخالفان مسیحیت اٹھے۔ بڑے اور چھوٹے کے لئے نابود ہو گئے کہ ان کا شمار ہی شمار سے باہر ہے مگر مسیح کا نام چار دانگ عالم میں مسیحیوں سے روشن ہے۔ اور مخالفان مسیحیت کے توسل سے اس قدر عام ہے کہ اس مقدس نام سے صفحۂ عالم پر کوئی بھی ناواقف نظر نہیں آتا۔

ہمارے زمانہ میں مرزا جی قادیانی نے دعوے کیا کہ میں مسیحیوں کے خدا کا نام دنیا سے مٹانے کو آیا ہوں۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ مرزائی صاحبان مرزا صاحب کے نام لینے کو اسلام کے حق میں سم قاتل سمجھتے ہیں۔ اور ولایت سے چیخ چیخ کر مسلمانوں کو تاکید کر رہے ہیں کہ خبردار ہم سے یہ نہ پوچھو کہ تم ولایت میں کس اسلام کو پیش کرتے ہو۔

مرزا صاحب کا نام چھپانے سے ہی قادیانی مرزائیوں نے لاہوری مبلغ کو "بیہودہ اسکریولی" کے نام سے یاد کیا تھا جس کا ذکر ہم پیشتر ازیں زمانشان میں کر چکے ہیں۔ اب خدا کے لئے غور کریں کہ جب مرزا صاحب کا نام مسیح کے نام کے بالمقابل نہیں لیا جا سکتا تو پھر مرزا صاحب مسیح کے ہاتھوں مر گئے یا نہیں۔

اگر مرزائی صاحبان مسیح کی مخالفت میں زبان کھولتے ہیں تو بھی اس کے ہی نام کی اشاعت کو موقع دیتے ہیں۔ مگر وہ مرزا کا نام لینے سے ڈرتے ہیں اور خواہ نہیں بھی سمجھیں۔ جبکہ ان کا نام اسلام کے حق میں سم قاتل ہے۔ مرزائی زہر نے تو مسیحیت زہری۔ مگر اسلام کے حق میں مرزائیت گو ہر ہلاہل ہو گئی۔ جسے وہ سم قاتل کہتے ہیں۔ مرزا صاحب مسیح کو دنیا سے مٹانے کو۔ مگر مسیح کا نام ان کی طفیل اور بھی بڑھ چڑھ کر روشن ہو گیا اور وہ خود گمنامی کی موت مرنے لگے ہیں۔ یہ مسیح کا پہلا معجزہ ہے بطالت سے صداقت نہ چھپی اور نہ چھپ سکیگی۔

کب سیاہ بدلیوں کے حائل سے دبی روشنی نیر
تسخیر کرتا ہے روشن کا گیر کا

دوسرا معجزہ

غیر ہم سمجھتے تھے کہ مرزا جی قادیانی نے مثیل مسیح بننے کی سزا پائی اور ان کا نام اب گمنامی کی تاریکی میں مٹ جائیگا ہے۔ مگر اور سنئے۔ اب تو محمڈن کے نام سے بھی محمدی جاگنے لگے ہیں۔

مسلم یا محمڈن

چنانچہ کلکتہ کے انگریزی ہمدرد مسلمان میں تحریک ہوئی ہے کہ مسلمانوں کو انگریزی زبان میں جو محمڈن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ قطعاً صحیح نہیں کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں جو نام دیا ہے وہ مسلم ہے۔ ھو سمّٰکم المسلمین۔ اس لئے آئندہ جرائد اور تحریر وغیرہ میں محمڈن (محمدی) کی بجائے مسلم کا لفظ استعمال کرنا چاہئے۔ اور کوشش ہونی چاہئے کہ سرکاری کاغذات میں بھی مسلم ہی آئندہ لکھا جائے۔ اس سلسلہ نے کونسل کے مسلمان ممبران کی توجہ منعطف کرائی گئی ہے۔ اس پر پیغام صلح لکھتا ہے کہ:۔

"فی الحقیقت یہ نہایت نیک اور مفید تحریک ہے جس پر مسلمانوں کو فی الفور عمل پیرا ہونا چاہئے محمڈن کے لفظ نے مغرب میں بہت سی غلط فہمیاں





اسلام کے خلاف پھیلا رکھی ہیں۔ اس لئے جس قدر یہ لفظ متروک ہو خوش ہی ہے۔ افسوس ہے کہ مخالفین اسلام نے بنام اسلام کو بدنام کرنے کے لئے مسلمانوں کو محمڈن کہا اور مسلمانوں نے اس کے مضر اثر کو سمجھتے ہوئے خود بھی اسی نام کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس بارہ میں یہ سننا موجب طمانیت ہے کہ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ نے بھی اپنا نام بدل کر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس رکھ لیا ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمان اس نیک تحریک کا دل کے ساتھ خیر مقدم کریں۔

پیغام صلح کی یہ تحریر پڑھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ پہلے تو مرزا صاحب کے نام سے شرماتے تھے اب محمد صاحب کے نام سے بھی کہلانا نہیں چاہتے اور تمام مسلمانوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ خبردار محمدی نہ کہلاؤ کیونکہ ولایت کے لوگ محمدی کے نام کو اچھا نہیں سمجھتے کوئی ان مرزائیوں سے پوچھے کہ تم ولایت میں کونسا اسلام پیش کرتے رہے ہو اگر اسلام پیش کیا جاتا تو اب محمد صاحب کے نام پر کوئی بھی بدظنی اور غلط فہمی باقی نہ رہتی جو کچھ احادیث میں حضرت محمد صاحب کی پاک اور مقدس ہستی کو مسلمان کہلانے والوں نے بدنام کیا ہے۔ اس کی وجہ سے لوگ محمد صاحب کے نام کو سننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ اب اس خرابی کا جو خود مسلمانوں کے ہاتھوں سے پیدا ہو چکی ہے اور مسلم اور غیر مسلم دونوں کے علم میں آ چکی ہے مرزائیوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔ کیونکہ اگر وہ محمد صاحب کے چال چلن کو پاک و صاف ثابت کرنے کی جرأت کریں تو مخالف ان کی تردید میں ہزاروں حدیثیں پیش کر دیتے ہیں۔ چنانچہ شکست خوردہ ہو کر اب یہ طرز اختیار کیا ہے کہ محمد صاحب کا ہی نام نہیں۔ اب سوچنے کا مقام ہے کہ جہاں مسیح کا نام پیش نہ کرنے کے ساتھ ساتھ محمد کا نام پیش نہیں ہو سکتا تو کیا یہ مسیح کا دوسرا معجزہ نہیں ہے؟ اگر محمد کے نام پر کوئی بدظنی نہ ہوتی تو محمدی پر بھی بدظنی نہ ہوتی اور یہ اور شکست خوردگی کی واضح علامت ہے کہ اہل مغرب کے لفظ محمدن پر بدظن ہونے سے تنگ آ کر محمدی کہلانا بھی ترک کر دیا جاتا ہے۔ پس اہل مغرب نے محمدیوں کو مسلم بنا دیا جو مسیحی اسلام کرنا ہوتے وہ ادا تم؟

مگر پیغام صلح جب تک اپنے نام احمدی کو محمدی میں مدغم کر کے مسلم نہ کہے اس وقت تک وہ دوسروں کو کیوں محمدی بننے سے روک سکتا ہے۔ دوسرے مسلمان اپنے نام سے محمدی لفظ اٹھا دیں۔ مگر مرزائی احمد یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے احمدی ہی کہلاتے ہیں۔ یہ ان ہی سے متعلق ہے۔ امید ہے کہ مسلمان اس چال کو فوراً تاڑ لینگے اور وہ احمدی کی بجائے محمدی رہنا زیادہ بہتر سمجھینگے۔

احمدی لوگ احمدیت کا جھنڈا لیکر ولایت میں گئے تھے جسے وہ خود ہی سر تا پائی سے پھر گرا چکے ہیں اور اب محمد کے نام سے بھی بھاگ گئے اور مسلم کہلانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ قرآن حواریان مسیح کو مسلمان کہتا ہے۔ چنانچہ سورۂ مائدہ ۱۱۱ سے ۱۱۵ آیت تک ملاحظہ ہو۔

جس وقت دل میں میں نے طرف حواریوں کے یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور میرے پیغمبروں کے ساتھ انہوں نے کہا ایمان لائے ہم اور شاہد رہ تو ساتھ اس کے کہ ہم مسلمان ہیں (ترجمہ قرآن شاہ رفیع الدین صاحب)

جب قرآن مسیح کے حواریوں کو مسلمان کہتا ہو تو محمدیوں کا دہقانی لوگوں کے سامنے اب مسلم کے نام سے پیش ہونا صرف یہی معنی رکھتا ہے کہ اہل مغرب نے محمدیوں کو مسیح کے حواری بنا دیا۔ کیا اب بھی مسیح کا نام مشہور اور مظفر نہیں ہوا تھا کہ نے سوچ کر کہ اس طرح محمدیوں کو مسیح کے شاگردوں کے نام سے کہلانے پر مجبور کر رہا ہے جیسے مسیحیوں کو بھی مسلم کہا گیا تو مسلمان بتائیں کہ اپنے لئے کون سا خاص نشان رکھتے ہیں نام کے معاملہ میں بھی مسیح کی فتح ہے اور یہ مسیح کا تیسرا معجزہ ہو۔ اب اگر ان پر نشانات سماوی کو جو کہ مسلمانوں کو اختیار سے باہر ہو کر انہی کے ہاتھوں مسیح کے حق میں پورے ہو چکے ہیں۔ وہ اپنے لئے ایک سبق عبرت نہ جانیں تو اس سے بڑھ کر وہ اور کون سا معجزہ دیکھنا چاہتے ہیں مسلمان مسیح کے خادموں کی سوانح عمریاں پڑھیں اور دیکھیں کہ کس طرح انہوں نے صرف مسیح کے نام کی خاطر جانیں قربان کر دیں مگر وہ مسیح کے نام سے ہرگز نہ شرمائے۔ پس مسیح کی مخالفت کا دعویٰ ترک کیجئے الغرض اس کے حواری بنو جنکو قرآن نے مسلم کہا ہے۔

مسیح کہتا ہے کہ جو اس پتھر (مسیح) پر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے مگر جس پر وہ گر پڑیگا اسے پیس ڈالیگا۔ (متی ۲۱: ۴۴)

آجاؤ میرے پاس ہیں آرام و راحتیں
انجیل میں یہ فرزند سناتا ہے المسیح

[illegible]

آکسفورڈ ۲۰ مارچ۔ یہاں یونین کے ممبر لورڈ پول کے دو وکیٹ ... کے مقام پر پہنچ گئے۔ مکٹ مسٹر جس جہاں ٹھہرے ہوئے تھے وہ یہاں اسلئے قیام فرما تھے کہ جب اضطراری حالات کیلئے ان کے دستخط کرا سکیں ذرائع آمد و رفت کے کارپردازوں میں جو جھگڑا اور ہے اسکے متعلق مزدوروں اور مالکوں کے نمائندوں میں ایک عہد ہوگیا ہے۔

گفتگو

از قلم مسٹر بھگوانداس کرنتہ

اگر غور کرو تو بولنا اور بات کرنا اتنا ضرور نہیں جتنا کہ ہم لوگ رات دن بلاضرورت اور بے حاجت بکا کرتے ہیں۔ پس بے ضرورت بات کرنا عقلمندوں کا شیوہ نہیں۔ کوئی پوچھے تو جواب دو یا تم کو خود حاجت ہو تو بولو۔ کیونکہ اس سے زیادہ بولنا بے فائدہ ہے۔ گفتگو میں چغلی اور غیبت (پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہنا) بدی کے ساتھ اس کا تذکرہ کرنا اور جھوٹ بولنا یا فحش (گالی بکنا) پہلے درجہ کے عیب ہیں۔

بہت احتیاط کرو۔ تمہاری گفتگو ان عیبوں سے پاک ہو۔ ورنہ ایسے آدمی کو بدزبان اور بیہودہ کہتے ہیں

بعض لوگوں کو تکیہ کلام کی عادت پڑ جاتی ہے۔ لوگ منہ پر تو لحاظ کے سبب سے کچھ نہیں کہتے پیٹھ پیچھے ہنسی اڑایا کرتے ہیں۔ ان دنوں لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا لیا ہے۔ لیکن غضب یہ ہے کہ اس کو عیب ہی نہیں سمجھتے۔ جس کو دیکھو بغیر واللہ باللہ کے ایک لفظ بھی نہیں بولتا۔ ان کو بات بات میں خدا کا نام لینے سے بھی ایک ہی قسم کا تکیہ کلام کرنا تو درکنار مطلق قسم بھی بے ضرورت کھانا عیب ہے۔ بلکہ قسم بے اعتباری کا تمغہ ہے۔ اس واسطے کہ اگر قسم کھانے والا اپنی بات کو لوگ سچا جانتا تو قسم کیوں کھاتا۔ اور اس شخص کو عقل کو اتنا خیال نہیں کہ جس کی بات کا اعتبار نہیں اس کی قسم کا کب اعتبار ہوگا۔

ہر بات کو نرمی اور آہستگی سے کرو۔ سخت بات کرنا یا چلا کر بولنا ہرگز نہیں چاہئے۔ اگر تم کو کسی پر غصہ بھی آئے تو بدزبانی مت کرو۔ ارے۔ ابے۔ یا تو کہہ کر بولنا بھی گالی کے برابر سمجھو۔ جو لوگ تم سے کم درجے کے ہوں۔ یہاں تک کہ اپنے خدمتگار اور نوکروں سے بھی بھائی۔ میاں اور جی کہہ کر بات کرنی چاہئے۔ تاکہ سب لوگ تم کو پیار کریں۔

جب کوئی تم کو پکارے تو اگر اپنا بزرگ ہے تو بہت ادب کے ساتھ جواب دو کہ حضرت، حاضر ہوا، یا ارشاد فرمائیے، یا کیا حکم ہے؟ اور اگر اپنے سے کم درجہ کا ہے تو یوں جواب دینا چاہئے۔ کیوں بھائی کیا کہتے ہو؟ کیا کام ہے؟ لیکن پکارنے کا جواب "ہاں" نہیں ہے۔ جیسا کہ اکثر لوگ بولتے ہیں۔ یہ بولی جانوروں میں گائے بیل کی بولی سے بہت ملتی ہے پس نامناسب ہے کہ آدمی ہو کر جانوروں کی بولی بولے

جب تم دانشمند مردوں کی باتیں کرتے سنو تو ان کی گفتگو پر غور کرو کہ کیونکر بھلے مانس آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔ سلام اور سلام کا جواب مزاج پرسی اور مزاج پرسی کا جواب۔ عیادت اور تسلی۔ تعزیت اور مبارکباد اور کسی کے کلام پر تحسین اور شاباش اسکی تردید یا تائید اور خوشخبری دینا یا خبر پہنچانا اور مدح۔ ذم۔ مباحثہ۔ مناظرہ۔ اظہار ملالت۔ اداے شکریہ۔ درخواست و التماس۔ عذر و معذرت۔ استغفار۔ اظہار اشتیاق۔ شکوہ شکایت۔ بیان بشاشت اور ہر طرح کی بات چیت کس طرح پر ہوتی ہے ان کے لفظ ہمیشہ یاد رکھنے کے لائق ہیں اور جب تم کو بھلے مانسوں میں گفتگو کرنے کا اتفاق ہو تو ویسا بولو جو تم نے بھلے مانسوں کو بولتے سنا ہے۔

ہرچند درستی گفتگو کی بے علم کے نہیں ہو سکتی۔ لیکن علماؤں اور پڑھے لکھوں کی گفتگو پر دھیان لگانے اور غور کرنے سے بے شک بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ بے علم لوگ مزاج کو مجاز اور منفج کو منجز۔ نسخہ کو نخسہ کہتے ہیں۔

اور اسی طرح سینکڑوں لفظ ہیں جنکو بے پڑھا آدمی صحیح نہیں بول سکتا پس تم کوشش کرو کہ جلد جلد پڑھ لکھ کر تمہارا کلام صاف اور درست ہو جائے۔

یہ بولی جو ہم تم بولتے ہیں اُردو کہلاتی ہے اور یہ بولی بہت پرانی نہیں ہے۔ پرانی عربی ہے اور عرب کے ملک میں جہاں لوگ حج کو جاتے ہیں اب تک وہی بولی جاتی ہے۔ عربی زبان میں علم کی سینکڑوں کتابیں ہیں فارسی بھی بہت پرانی ہے۔ اس زبان میں علم کی اور قصہ کہانی کی بہت کتابیں ہیں۔ فارسی ایران میں بولی جاتی ہے۔ یہ ملک جس میں ہم تم رہتے ہیں ہندوستان ہے۔ یہاں کی اصلی بولی **سنسکرت** تھی۔ پھر بھاشا بولنے لگے۔

اکبر بادشاہ کے وقت میں بہت بڑا لشکر رہتا تھا ان میں عرب۔ ہندوستان۔ ترکستان۔ فارس۔ ہر ملک کے آدمی نوکر تھے اور اپنے اپنے دیش کی بولی بولتے تھے۔ مدت تک سب ساتھ رہے اور سب کی بولیاں خلط ملط (گڈمڈ) ہو کر یہ نئی بولی پیدا ہوئی جو اردو ہے اور ہم تم بولتے ہیں۔ پس اُردو بولی اسی ملک سے نکلی ہے۔

اس طول داستان سے مطلب یہ ہے کہ تم اس ملک میں پیدا ہوئے اور اسی ملک میں پرورش پاتے رہے ہو۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تمہاری زبان سے خود تمہارے ملک کی بولی کا کوئی نادرست لفظ نکلے۔ پس غور کر کے ہر لفظ کا تلفظ صحیح اور درست کر لو کہ تم سچے اہل زبان کہلاؤ۔

ہرچند بولی ایک ہے۔ لیکن مردوں اور عورتوں کے لب و لہجہ میں بڑا فرق ہے۔ چونکہ تم مرد ہو عورتوں کا لب و لہجہ مت اختیار کرو۔ اور جو شخص مرد ہو کر عورتوں کی طرح بولتا ہے وہ مخنث کہلاتا ہے۔ عورتوں کے حرکات اور انداز بھی مردوں کو کرنے نہیں چاہئیں۔ تم جس طرح مردوں کا چال چلن اسکی بے کم و کاست پیروی کرو۔ بات صاف اور

کشکول

پنجابی عیسائیوں کی رفتار تعلیم

ہم آج تک اسی زعم میں گرفتار اور گمان میں مبتلا تھے کہ عیسائیوں کی تعلیمی رفتار برادران وطن سے بہت تیز ہے مگر سرکار عالیہ کی رپورٹ مردم شماری صوبہ پنجاب دیکھکر ہماری حیرانگی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ عیسائیوں میں دن بدن تعلیم کی کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے ہم اعداد و شمار کا ایک نقشہ درج ذیل کرتے ہیں جس میں صوبہ پنجاب کے تعلیمی حالات بہ اعتبار مذاہب و فرقہ جات مذکور واضح ہوتے ہیں۔ اعداد فی ۱۰۰۰ کے تناسب سے ہیں۔

مذاہب	۱۹۱۱		۱۹۲۱	
	مرد	عورت	مرد	عورت
جملہ مذاہب	۹۳	۸	۷۴	۹
ہندو	۹۳	۷	۱۱۳	۱۸
سکھ	۹۴	۱۲	۹۳	۱۳
جینی	۴۶۴	۲۴	۵۰۶	۴۴
مسلمان	۲۰	۲	۳۰	۴
عیسائی	۲۳۵	۱۲۵	۱۴۰	۹۳

ان اعداد و شمار سے صاف ظاہر ہے کہ پنجابی عیسائیوں میں ۱۹۱۱ء کی نسبت ۱۹۲۱ء میں تعلیم کی کمی ہے ۱۹۱۱ء میں پنجابی عیسائیوں میں فی ہزار ۲۳۵ مرد اور فی ہزار ۱۲۵ مستورات تعلیم یافتہ تھیں۔ لیکن ۱۹۲۱ء میں فی ہزار صرف ۹۳ عورتیں خواندہ ہیں۔ کیا ماہرین فلسفہ تعلیم میں سے کوئی صاحب کمی تعلیم کے اسباب پر خامہ فرسائی فرما کر ہمیں ممنون احسان کر سکتے ہیں؟

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔ ایڈیٹر

کیمیات کے معجزات

ہمارے انگریزی خواں حضرات مشہور امریکی جریدہ "ٹریبیون ڈائی جیسٹ" سے ناواقف نہیں ہیں جریدہ مذکور میں موسیو ڈی پانٹ فرماتے ہیں کہ اگر ان اسرار کو جو کیمیات کی وساطت سے انجام پا سکتے ہیں کوئی شخص بیان کرنے لگے تو بلا شبہ وہ فاتر العقل خیال کیا جائیگا۔ بلحاظ اپنی نسبت اس خوفناک بدگمانی کے احتمال کے موسیو موصوف فرماتے ہیں کہ کیمیات کے ذریعہ سے جلی غذا معتبر ہی کی انسداد امراض کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی ممکنات سے ہے کہ نیند کم کر دی جائے یا اسکی مطلق ضرورت ہی نہ رہے۔ ایسی روشنی پیدا کی جا سکتی ہے جس میں گرمی یا حدت بالکل مفقود ہو۔ حرارت آفتاب کو ایک جا جمع کیا جا سکتا ہے ہوا میں کی جتنی کرنیں شہر نیویارک پر پڑتی ہیں انکو قابو کر کے دنیا بھر کے انجن چلائے جا سکتے ہیں۔ سوختنی لکڑی اور اسکے عوض سستا بنایا جا سکتا ہے اور یہ بھی ممکنات سے ہے کہ انسانی زندگی میں دماغی و جسمانی قوت عمل میں وافر اضافہ ہو جائے۔

قرآن کی فصاحت و بلاغت

قرآن کی فصاحت و بلاغت کا جنازہ تو مدت ہوئی سیالکوٹ مولانا اکبر مسیح نکال چکے مگر اب ایک مسلمان فاضل بھی اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن نحوی اغلاط سے مبرا نہیں۔ مصنف قرآن صرف کے ابتدائی قواعد سے بھی شناسا نہیں مرزا ڈاکٹر صادق علی صاحب امرتسری رسالہ بلاغ میں فرماتے ہیں بعض مواضع میں تثنیہ کی جگہ واحد کی جگہ جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ حال استقبال کی جگہ اور ماضی کی جگہ حال ضمیر متکلم کی جگہ غائب اور غائب کی جگہ متکلم اس طرح کے تصرف قرآن شریف میں بہت ہیں۔ اگر انسان کے کلام میں ہوں تو غلطی یا جہالت کی طرف منسوب کیا جائے۔

امتیاز نسل و رنگ

رڈیارڈ کپلنگ سے کون واقف نہیں۔ لاہور میں پیدا ہوا۔ یہیں تعلیم حاصل کی۔ اس کا باپ میو اسکول آف آرٹس کا پرنسپل تھا۔ کپلنگ کچھ عرصہ تک لاہور کے انگریزی اخبار جناب نواب سول اینڈ ملٹری گزٹ صاحب بہادر کا نائب مدیر رہا۔ پھر لندن بھاگ گیا۔ وہاں پہنچکر اس نے بہت کچھ نثر و نظم کا انبار لگایا جس کا ہمارے کشکول میں گنجایش نہیں مگر ایک بات اس نے بہت ہی بڑی کہی کہ "کالے آدمی کا مذہب بھی کالا ہے"۔ پر کپلنگ تو مر بھی گیا ہوتا۔ اسکا شکوہ فضول۔ مگر حال ہی میں امریکی اخبارات نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ وہاں ایک سیاہ رنگ کے اسکول ماسٹر صاحب محض اس جرم میں برخاست کر دیئے گئے کہ انکا رنگ کالا تھا۔ مشرقی تھے اور نسل و رنگ کی تفریق کے قائل نہ تھے۔ پھر لطف یہ ہو کہ ایک ریورنڈ ڈاکٹر سے یہ فعل سرزد ہوا امریکن ریت عیسائیوں کے پادری صاحب کا یہ فعل تازیانہ عبرت سے کم نہیں۔

درشن

ہمارے عزیز بھائی اور مکرم دوست مصنف "تحقیق الاسلام" عجیب رنگ بے ریا ہیں کسی کی دلشکنی نہیں کرتے۔ جو کچھ یار رنگ لکھکر بھیج دیں نور افشاں میں چھاپ کر دیتے ہیں۔ حال ہی میں ایک کرشن جی نے لکھا ہے کہ:

"مبارک خداوند کرشن مبارک پر سفید آج پہن ملبوس پہنے ہوئے بیٹھا تھا۔ سر ننگا تھا۔ سامنے میز لگی ہوئی تھی جس پر سفید چادر بچھی ہوئی تھی"

اللہ اللہ۔ کہاں خداوند مسیح کہاں یہ ریپن لباس حقیقت شناس سمجھیں تو اس ریپن درشن کی تاویل تک پہنچ گئی ہونگی اس لئے ہم مزید وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ مرزا قادیانی بجائے انگریزی سے نابلد تھے مگر انکے الہام انگریزی میں ہوا کرتے تھے۔ اسی طرح یہاں کرشن جی کو خداوند مسیح سوٹڈ بوٹڈ میں نظر آئے تو کوئی عجیب بات نہیں ہے۔

سورج نے کرنٹ اپنا سر پہ سایہ پیتا
لوکا جو ہیں نے ہوئے اکبر خاموش رہنا
سب عادتیں بھستو اپنی جگہ ہیں لیکن
ہے لطف جو رہے سٹیشن کے ساتھ رہنا

بھولی بیوی

کہتے ہیں کہ حوا آدم کی پسلی سے نکلیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت مرد کی مونس و غمخوار رفیق حیات ہوتی ہے۔ پس اگر رفیق حیات نیک ہو تو مرد کو جیتے جی جنت مل گئی ہے۔

زن نیک و خوش سیرت و پارسا
کند مرد درویش را پادشاہ۔

پچھلے دنوں امریکہ کی ایک نوجوان لڑکی کی ایک کروڑ پتی سے شادی ہوئی۔ بیچاری بھولی بھالی لڑکی دنیا سے قطعی لاعلم تھی۔ جب خاوند نے کہا کہ جرمنی میں لوگوں کو روٹی تک نہیں ملتی۔ تو بیوی نے کہا پھر وہ کیک بسکٹ کیوں نہیں کھاتے؟

ریویو

خداوند کی ماں
خداوند کا باپ

یہ دو کتابیں بجواب امہات المومنین ایک مسلمان آنریری ایڈیٹر نے تالیف کی ہیں۔ جو در اصل امہات المومنین کا جواب تو نہیں۔ لیکن مذہب عیسوی کی تردید مروجہ انجیل سے کی گئی ہے خصوصاً نسب نامہ یسوع ؑ اور مریم کے بعض مخرب الاخلاق اور حیا سوز واقعات ناول کی طرز پر تحریر کئے گئے ہیں جو پچھلے سے تعلق رکھتے ہیں جن لوگوں کی نظر سے امہات المومنین گزر چکی ہے ہم ان سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ ان کتابوں کو ضرور پڑھیں ہمارے نزدیک مصنف امہات المومنین نے اپنی تصنیف سے اردو لٹریچر میں ذلیل تفریح اضافہ کیا مگر یہ کتاب امہات المومنین جیسی کسی زبان میں نہیں جو ہمیں ہم ایسی کتابوں کو جو اتحاد و اخلاق کے رستے میں رکاوٹ پیدا کرنے والی ہیں پیش نہیں کرتے۔ یہ دونوں کتابیں چار چار آنے میں شیخ مولا بخش کرشتہ اینڈ سنز تاجران کتب امرتسر سے مل سکتی ہیں

چوہدری غلام حمید

ایک مرد کے پیٹ میں دو بچے

کچھ عرصہ ہوا کہ سرویا کے ایک پبلک ہسپتال میں ایک بائیس سالہ نوجوان داخل ہوا۔ اس نے ڈاکٹر سے بیان کیا کہ اس کے پیٹ میں شدید درد ہے۔ ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد اس کے پیٹ کا اپریشن کیا تو ایک بڑی سی تھیلی نکلی جس میں دو بچے تھے اور دونوں مذکر۔ ایک دس انچ لمبا دوسرا پانچ انچ۔ بڑے بچے کے منہ میں دو دانت بھی تھے۔

یہ حیرت انگیز خبر تمام سرویا میں پھیل گئی۔ لوگ جوق جوق ہسپتال میں آنے شروع ہوئے حتیٰ کہ پولیس کی ضرورت لاحق ہوئی۔ ڈاکٹر لوگ مبہوت رہ گئے۔ سائنس یہ مسئلہ حل کرنے سے عاجز ہے۔ ڈاکٹر [illegible] جو لندن کے ڈاکٹر ہیں یہ تحریر کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ یہ دونوں بچے اس آدمی کے بھائی ہیں۔ کیونکہ اس شخص کی ماں کے پیٹ میں ایک ہی وقت میں تین بچے تھے اگر تینوں ایک ساتھ پیدا ہوتے تو ایک ہی وقت زندہ ہوتے مگر ایسا نہ ہوا صرف ایک وقت معینہ پر نازل ہو کے پیدا ہوا اور باقی دو کو اس نے اپنے اندر جذب کر لیا اور یہ دونوں بچے کامل بائیس سال اس آدمی کے پیٹ میں پلتے رہے مگر یہ تشریح کرنا محالات سے ہے کہ کیونکر پلتے رہے۔ مرد میں کے دو بچے پیدا ہوئے۔ نہ وہ بے محسوس ہوتا اور تندرست ہے۔ بچے بھی زندہ ہیں۔

چوہدری غلام حمید

پیرس ۱۰ مارچ۔ موسیو پوئنکارے نے ایوان میں اعلان کیا کہ نئی وزارت جمہوریت کے اصول پر مرتب کی گئی ہے۔ اور وہ اپنی پیشرو وزارت کی خارجہ حکمت عملی پر قائم رہیگی یعنی جوں جوں جرمنی تاوان ادا کرتا جائیگا۔ فرانس رور کے قبضہ اٹھاتا جائیگا۔ موجودہ حکومت ملک کی اندرونی حالت میں اور اس کی مالی حالت میں اصلاحات کریگی۔ اور تباہ شدہ علاقے آباد کرتی رہے گی۔ موسیو پوئنکارے کی تقریر میں کچھ بھی مخالفت کی گئی۔ مگر امید ہے کہ اس کی پالیسی کی پرزور حمایت کی جائیگی۔

مدراس ۹ اپریل۔ شمالی مالابار ضلع کانفرنس کا جلسہ بمقام [illegible] منعقد ہوا۔ مسٹر [illegible] صاحب صدر تھے۔ آپ نے کہا کہ موپلہ بغاوت کی تحقیقات ہونی چاہئے۔ ترکی کے متعلق آپ نے کہا کہ معزول شدہ خلیفہ کو ابتک مسلمان عام طور پر جائز خلیفہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

امرتسر ۳۰ مارچ۔ مسٹر غلام حسین مجسٹریٹ کی عدالت میں بھائی لکھن سنگھ اپنے اکالی کا مقدمہ پیش ہوا۔ جیا سرکاری گواہوں کی شہادت ہو چکی بھائی صاحب کو معافی مانگنے کے لئے کہا گیا۔ مگر جب اس نے انکار کر دیا تو ایک سال قید محض کی سزا اور ایک سو روپیہ جرمانہ۔ جرمانہ نہ دینے کی صورت میں تین ماہ قید مزید۔

ترکی فوج میں جو عرب افسر تھے مگر انہوں نے جنگ اناطولیہ میں ترکی فوجوں کے ساتھ ملکر جنگ میں شرکت نہ کی۔ لہذا حکومت نے ان کو فوج سے علیحدہ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

شریف حسین نے ایک مسیحی ڈاکٹر کو جو فلسطین کا باشندہ ہے واشنگٹن میں اپنا سیاسی نمائندہ مقرر کیا ہے (سیاست)

الاسلام لکھتا ہے کہ طرابلس والوں نے [illegible] علامات نصب کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰) اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے۔" (یعقوب ۱-۱۴ و ۱۵)

مثلاً کھانے کی اشتہا مجھے ہے اور کھانے کی اشیا میرے سامنے موجود ہیں۔ اب نہ تو یہ اشتہا گناہ ہے اور نہ وہ اشیاء گناہ ہیں۔ لیکن جب میں اُس اشتہا کو اُن اشیا کے ذریعے خدا کی مرضی و شرع کے خلاف پورا کرتا ہوں تو گناہ کا مرتکب ہوتا ہوں۔ علاوہ ازیں ایک بیرونی تحریک بھی انسان کی مرضی کو خدا کی مرضی و شرع کے خلاف عمل کرنے کی طرف راجع کر دیتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ آدمی کا شیطان آدمی ہے خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ پس یہ تین اسباب یعنی خواہشات نفسانی فعل مختاری اور بیرونی تحریک کا جب اجتماع خلاف مرضی آلہی ہوا گناہ صادر ہوا۔

اس امر کی وضاحت یوں بھی کی گئی ہے کہ خود غرضی کو گناہ کا چشمہ ٹھہرایا۔ جب آدمی خدا کی مرضی کو چھوڑ کر اپنی مرضی کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ وہ گناہ کرتا ہے۔ خدا کی عزت و بزرگی کی جگہ اپنی عزت و بزرگی چاہتا ہے۔ دوسروں کی خیر خواہی و بہبودی کی جگہ اپنی خیر خواہی و بہبودی چاہتا ہے تو وہ گناہ کرتا ہے۔ اسی طرح بے محبتی کے سارے افعال و عادات کو گناہ قرار دیا۔ چونکہ خدا محبت کہلایا۔ اس لئے بے محبتی کے سارے فعل طبیعت و عادت گناہ ٹھہری اور بے ایمانی بھی گناہ کی جڑ کہلائی۔

انجیل میں گناہ کی عالمگیری کا بھی ذکر ہے۔ یعنی نہ صرف اکے دُکے انسانوں میں یہ گناہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ ساری نوع انسان میں۔ کوئی قوم۔ کوئی فرقہ۔ کوئی جماعت کسی زمانے میں گناہ سے بَری مبرا نہیں سمجھے گئے۔ اس کی وجہ عموماً یہ بتائی گئی ہے کہ نوع انسان کے سر کی نافرمانی سے سارے افراد کسی نہ کسی طرح گناہ میں مبتلا ہو گئے۔ یا تو اس وجہ سے کہ گناہ کی رغبت اور گناہ کی طرف میلان والدین سے اولاد میں چلا آیا۔ یا ایک کے نمونے نے یہ عالمگیر نتیجہ پیدا کر دیا اور صدیوں اور پشتوں کے میلان نے انسان کی مرضی اور ارادے کو ایسا کمزور کر دیا کہ جب وہ نیکی پر چلنے کا ارادہ بھی رکھتا ہے وہ اس ارادے کو پورا نہیں کر سکتا۔ بلکہ اُس سے برعکس کر بیٹھتا ہے۔ اس نے تقریباً ہر شے اُس کے لئے گناہ کا موقع اور سبب بن گئی۔

گناہ کا نتیجہ از روئے انجیل بے اطمینانی۔ غلامی اور جدائی ہوا۔ انسان کی ضمیر ہر دم چٹکیاں لیتی ہے۔ دل اطمینان معدوم ہو گیا۔ کیونکہ اطمینان کے چشمے سے تعلق قطع ہو گیا۔ جدائی اور دشمنی آگئی۔ کیونکہ جو محبت ہے اُس سے الگ ہو گیا۔ اتفاق کا بندھن جو تھا وہ کھو گیا۔ نہ صرف خدا سے جدائی ہو گئی۔ بلکہ انسان انسان میں جدائی ہو گئی اور اس باہمی جدائی اور دشمنی سے دکھ و مصیبت عارض ہوئے اُس کا مزہ ہم سب چکھ رہے ہیں۔

اس گناہ کی حالت عادت اور قوت و فعل کا علاج ہمارے ہاں بہتر بتایا گیا ہے۔ جیسے بزرگ انجیل اصطلاح میں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام میں بپتسمہ پاتے ہیں۔ بپتسمے سے مراد پانی میں غوطہ لگانا ہے۔

باپ محبت کا نام ہے۔ بیٹا حق کہلاتا ہے۔ اور روح القدس پاکیزگی کی روح ہے۔ اس لئے محبت میں غوطہ لگانے سے حق سے ملبس ہونا اور پاکیزگی میں غوطہ مارنے سے پاکیزگی میں ملبوس ہونا مراد ہے۔ اور غوطہ لگانا کسی چیز میں ڈوب جانا اور رنگا ہونا ہے۔ اسلئے گناہ کا علاج خودی خود غرضی۔ بے محبتی۔ بے ایمانی۔ نافرمانی کی تو اور آلہی محبت۔ حق اور پاکیزگی کو پہن لینے سے ہوتا ہے۔

گناہ کی اقسام کا ذکر بھی انجیل میں ہوا ہے۔ گناہ دو قسم کے بیان ہوئے۔ مہلک اور غیر مہلک۔ اگر کوئی اپنے بھائی کو ایسا گناہ کرتے دیکھے جس کا نتیجہ موت نہ ہو تو دعا مانگے۔ خدا اُس کے وسیلے سے زندگی بخشے گا اُنہیں کو جنہوں نے ایسا گناہ نہیں کیا جس کا نتیجہ موت ہو۔ گناہ ایسا بھی ہے جس کا نتیجہ موت ہے۔ اس کی بابت دعا مانگنے کو میں نہیں کہتا۔ ہر طرح کی ناراستی گناہ۔ مگر ایسا گناہ بھی ہے جس کا نتیجہ موت نہیں۔" (۱ یوحنا ۵-۱۶ و ۱۷)

گناہ کا ذکر کرتے وقت ابلیس کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ لکھا ہے کہ جو شخص گناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گناہ کرتا رہا ہے۔ خدا کا بیٹا اسی لئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے ...... اسی سے خدا کے فرزند اور ابلیس کے فرزند ظاہر ہوتے ہیں۔ جو کوئی راستبازی کے کام نہیں کرتا وہ خدا سے نہیں اور وہ بھی نہیں جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا۔ (۱ یوحنا ۳: ۸ سے ۱۰) ابلیس خونی اور جھوٹا اور جھوٹ کا باپ کہلاتا ہے اور بعضوں کے دلوں میں سما جاتا اور سچائی اور خدا کی مخالفت پر آمادہ کرتا ہے لیکن یہ ازل سے ایسا نہ تھا۔ وہ سچائی پر قائم نہ رہا۔

ہمارے مضمون کے ساتھ اس کا تعلق صرف اتنا ہی ہے کہ انسان میں گناہ کے آنے کے ساتھ اس غیر انسانی مخلوق کا بھی تعلق تھا اور ساری مخلوقات انسان ایک دوسرے پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جیسے زمین پر سورج۔ چاند اور دیگر اجرام فلک کا اثر پڑتا ہے۔ بلکہ افراد انسان پر بھی۔ اسی طرح نیکی و بدی بھی انسان پر دیگر نیک و بد مخلوق کا اثر پڑے بغیر نہیں رہ سکتا اور غالباً اسی وجہ سے کوئی فرد بشر

اُردو کتابیں (نظر ثانی شدہ)

جنگِ مقدس جو القادر نے ابلیس کے ساتھ کی۔ تاکہ اس عالم کی حکومت کو حاصل کرے۔ یعنے انسانی روح کی گرفتگی اور اس کا پھر مفتوح ہونا۔ کہانی کے طور پر۔ روحانی زندگی کے ترقی کی ابجیات ہے۔ خدا کے بچہ ضرور پڑھیں صفحہ ۲۰۴ جلد ۸ مجلد کپڑا ایک روپیہ۔

جولیس کی کشمکش۔ ابتدائی زمانہ کی مسیحی زندگی کا دلچسپ بیان کہانی کے طور پر۔ ایک دفعہ پڑھنے سے قدیم مسیحی زندگی کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے صفحہ ۲۰۳ قیمت اصل ۸ رعایتی ۴ر

کاشف الاسرار قیامت۔ مولفہ پادری ٹامس ہاول صاحب۔ قیامت مردگان کا امکان و ضرورت۔ قیامت کی نسبت تمام مذاہب کا اقوال۔ عقلی ثبوت معجزات کا ثبوت قیامت مسیح۔ ۱۱ تمثیلاً المسیح کی تشریح۔ مصر۔ دجال پر فتح پانے اور آخری عدالت پر انجیل اور قرآن کے رو سے ایک گنجینہ بیش قیمت جمع کیا گیا ہے۔ صفحہ ۵۰ عہ

کاشف الحق۔ پادری پی ڈیانگ صاحب کا خط درباب مقدس پطرس کی سرداری جانب سٹر صاحب لکھنوی مولف رسالہ مقدس پطرس و کلیسیا روم رومن کیتھولک لوگوں کو عمدہ جواب ہے صفحہ ۱۶۰ ۲ پائی

کلاڈیا کی حق شناسی۔ پولس رسول کے زمانہ میں انگلستان کے ایک شاہی گھرانے میں انجیل کا ایک رومی کے وسیلے پہنچنا اور ایک جوان شاہزادی کلاڈیا نامی کا سب سے اول مسیح کو قبول کرنا اور کلاڈیا کا خلیپ سے شادی کرنا وغیرہ کو ایسے دلپسند طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں صفحہ ۱۵ قیمت حنائی ۶ر سفید ۳ر

کالکا شملہ ریلوے۔ از پادری واعظ صاحب

فاضل مصنف نے اس کتاب میں کالکا سے شملہ تک کے سفر کو ایسے معرفت اور روحانی رنگ کے پیرایہ میں رنگ دیا ہے کہ روح میں ایک خاص جوش پیدا ہو جاتا ہے مسافران راہ آسمانی کے لئے رہبر کامل ہے چند ایک جلدیں باقی رہ گئی ہیں صفحہ ۴ قیمت ۲ر

کامل ہو۔ اپنی زندگی کو مسیح کی طرح کامل بنانے کے لئے کلام اللہ کی ہدایات جن پر عامل ہو کر مسیحی کاملیت حاصل ہو سکتی ہے صفحہ ۲۰ - ۹ پائی۔

کاشف الاسرار۔ مصنفہ پادری ٹامس ہاول صاحب۔ دانیل نبی کی ستر ہفتوں والی پیشینگوئی کی عجیب و غریب تفسیر و تشریح اور تعبیر ہے صفحہ ۱۶۰ عہ

کچکول باجوہ۔ تمدن حقیقی راحت۔ شریفانہ برتاؤ شرافت وغیرہ مضامین پر مذہبی سیاسی اور علم دوست اصحاب کی رائیں اور خیالات۔ نصائح حکیم ارسطو و غیرہ اور سیدنا مسیح کی تعلیم کے علاوہ لاتعداد حکایات علم کا پرلطف مخزن صفحہ ۱۸۴ عہ

کراُلف الصحائف۔ مولفہ پادری عماد الدین صاحب خبر ناصدقہ عہد عتیق و جدید کے متن۔ الہام اور ترجمہ پر ہدایات عمدہ اور مفید دیباچے کے بعد بائبل کی ہر ایک کتاب صحیفہ اور خط کے مصنف۔ زمانہ تصنیف مضمون وغیرہ کا بیان صفحہ ۱۹۰ قیمت ۷ر

خلوتی دعا حقیقت عقلی پر از پادری ایچ راسٹ صاحب (۱) خلوتی دعا کی تیاری (۲) اس کا عمل اور (۳) اس کے بعد جاری رفتار ہونے کے بنسبت غور کریں صفحہ ۵۰ ۳ پائی۔

خاص آیتیں۔ کلام الٰہی کی ۱۰۱ منتخب آیات۔ طبع ششم صفحہ ۲۶ ۳ پائی

نوٹ۔ سکولوں کے لئے ہر قسم کی درسی کتابیں بھی مہیا کی جاتی ہیں تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے لہذا آپ اپنی فہرستیں جلد روانہ فرمائیں

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشنما تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچین ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصہ سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے مس ... پادری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہے خرچ خوراک ورہایش میں فی طالب علم ... روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات سو پچاس روپیہ کلاس فیس سرکاری علاوہ ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جماعت ۱ سے ۱۰ تک کو رو کرنل ... سے ... تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے۔ مہتمم نورافشاں امیریکن مشن لودہانہ کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا